دوست اور دوستی

حضرت علی -:

(... وَ نَهٰاكَ عَنْ الْفَسٰادِ ...)

اچھا دوست وہ ہے جو تمہیں فساد سے روکے.

غرر الحکم فصل ۸ شمارہ ۱۹

فہرست مطالب

مقدمہ

الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد و آله اجمعین

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں انبیاء، آئمہ اطھار اور علماء ربانی جیسی نعمتیں دی اور جن کی کوشش اور جہاد سے ہمیں دستورات الٰہی کے مطابق صحیح زندگی گزارنے کا سبق ملا۔

آج کل ہمارے جوان لڑکے اور لڑکیوں کیلئے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں دوستی کا ماحول ہے۔ ان کا مختلف قسم کے جوانوں سے میل جول ہوتا ہے۔

ہر جوان لڑکا اور لڑکی اپنے دوست کا انتخاب کرتا ہے انسان پر اچھے دوست کے مثبت اثرات اور برے دوست کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔ ایک اچھا اور شریف آدمی جب برے دوستوں سے آنا جانا رکھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو کھودیتا ہے اور ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کے کردار پر ہوتا ہے۔

ایسے موضوع پر کچھ لکھنا میرا وظیفہ ہے۔ یہ موضوع آئمہ اطہارؑ اور خصوصاً حضرت علیؑ کے کلمات پر مشتمل ہے۔امید ہے کہ ہمارے لئے چراغ ہدایت ہو۔

والسلام

بلاحسین جعفری

دوست کا انتخاب

کن افراد کو دوست بنانا چاہیے؟

بعض جوان سوال کرتے ہیں کہ کون سے افراد کو دوست بنانا چاہیے۔ ایسے جوانوں کی ایسے مسائل میں رہنمائی کرنی چاہیے تا کہ انھیں بعد میں مشکلات پیش نہ آئے۔ کچھ افراد اچھے لوگوں کو دوست بناتے ہیں جس سے وہ مادی ومعنوی مسائل میں کامیاب رہتے۔ بہت سے افراد کی کامیابی ان کے دوستوں کی وجہ سے ہے۔

اس کے برخلاف کچھ جوانوں کی زندگی خراب گزرتی ہے۔ انھیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ نہ اچھی تعلیم حاصل کرپاتے ہیں اور نہ اچھا کاروبار۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے جوانوں کے دوست فاسد اور برے افراد ہوتے ہیں۔ دوست انسان کی زندگی پر بڑا تاثیرگزار ہوتا ہے انسانی زندگی پر اچھے دوست کے مثبت اثرات اور برے دوست کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔

دوست کو رفیق وصدیق کیوں کہتے ہیں؟

ا۔اس کے بارے میں حضرت علی -فرماتے ہیں۔

(اِنَّمَا سُمِّیَ الرَّفِیْقُ رَفِیْقاً لِاَنَّہٗ یُرْفِقُکَ عَلیٰ اِصْلَاحِ دِیْنِکَ فَھُوَ الرَّفِیْقُ الشَّفِیْقُ)(۱)

بے شک رفیق کو رفیق اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ تمہاری دینی اور معنوی امور میں نرمی وخوش اسلوبی سے اصلاح کرتا ہے۔ پس وہ ایک مہربان رفیق شخص ہے۔

ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں۔

(اِنَّمَا سُمِّیَ الصَّدِیْقُ صَدِیْقاً لِاَنَّہٗ یُصَدِّقُکَ فِیْ نَفْسِکَ وَمَعَایِبِکَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاسْتَنِمْ اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ الصَّدِیْقُ)(۲)

بے شک صدیق کو اس لئے صدیق کہا جاتا ہے کیونکہ وہ تیرے عیب اور غلطیوں کی تصدیق کرتا ہے (تمہیں اچھے اور برے کاموں

غرر الحکم فصل ۱۵ (۲) غرر الحکم فصل ۱۵ شمارہ ۱۹

کا تذکر دیتا ہے تا کہ تیری اصلاح ہو) پس ایسا کردار ادا کرنے والا تیرا حقیقی دوست ہے۔ایسا دوست تیرے رشد و تکامل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔یہ شخص تیرا صدیق اور دوست ہے۔

دوست کی قدرو قیمت

حضرت علی -نے فرمایا:(۱)

(وَالْغَرِيْبُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَبِيْبٌ)

غریب اور تنہا وہ شخص ہے جس کا کوئی اچھا صدیق و رفیق نہ ہو۔

نیز آپؑ نے فرمایا:(۲)

مَنْ لَا صَدِيْقَ لَهٗ لَاذُخْرَ لَهٗ

جس کا کوئی دوست نہیں اس کا ذخیرہ نہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں.

مِنَ النِّعَمِ الصَّدِيْقُ الصَّدُوْقُ(۳)

---

(۱) نہج البلاغہ نامہ ۳۱ (۲) غرر الحکم فصل ۷۷ (۳) غرر الحکم باب ۷۸

خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت انسان کا سچا و صادق دوست ہے۔

امام فرماتے ہیں.

اِخْوانُ الصِّدْقِ زِيْنَةٌ فِيْ السَّرَّاءِ وَعُدَّةٌ فِيْ الضَّرَّاءِ[1]

اچھے اور سچے دوست انسان کیلئے فقر و تنگ دستی میں زینت ہوتے ہیں اور دکھ و مصیبت میں توشہ ہوتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا:

فَقْدُ الْاَحِبَّةِ غُرْبَةٌ[2]

بہترین و بدترین دوست

حضرت علی - نے فرمایا

اَلْعَقْلُ صَدِيْقٌ مَقْطُوْعٌ[3]

عقل انسان کا واقعی اور حقیقی دوست ہے۔

---

(۱) غرر الحکم فصل ۱ (۲) نہج البلاغہ قصار ۱۲

ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں۔

اَلْحُمْقُ اَضَرُّ الْاَصْحَابِ (۱)

حماقت اور نادانی انسان کی بدترین دوست ہے۔

اعتماد سے پہلے دوستوں کا امتحان:

۱۔حضرت علی -فرماتے ہیں

لاَ تَثِقْ بِالصَّدِيْقِ قَبْلَ الْخُبْرَةِ)(۲)

آزمائش اور امتحان کرنے سے پہلے دوست پر مت اعتماد کریں.

۲۔امام صادق -فرماتے ہیں:

(لَا تَثِقَنَّ بِاَخِيْكَ كُلَّ الثِّقَةِ فَاِنَّ صُرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَا يُسْتَقَالُ)

اپنے دوست پر پورا اور صد در صد اعتماد نہ کریں ۔کسی پر جلدی مطمئن ہونا اور اس کو خلوص دکھانا اس بات کا باعث ہے کہ وہ دوستی

(۱)غرر الحکم فصل ۱ (۲)تقبلی

پائدار نہیں رہتی۔

۳۔امام صادق - نے فرمایا:

کبھی بھی کسی شخص کو صدیق اور دوست نہ سمجھنا جب تک اس کا تین مقام پر امتحان نہ کرلو۔پھر آپؑ نے فرمایا۔

(تُغْضِبُہُ فَتَنْظُرَ غَضَبُہُ یُخْرِجُہُ مِنَ الْحَقِّ اِلَی الْبَاطِلِ عِنْدَالدُّنْیا وَالدِّرْھَمِ وَحَتّٰی تُسَافِرَ مَعَہُ)(۱)

امتحان کے طور پر اسے پہلے غضبناک اور ناراض کرو پھر دیکھو کہ آیا اس کا غصہ اسے حق سے پھیرتا اور ناحق کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے یا نہیں؟

پھر اس کے مال سے آزمائش کرو کہ ایسے موقع پر وہ کیسا ہے اس کے اس کے ساتھ سفر کرو تا کہ تم پر اس کا اخلاق اور ایثار واضح ہو جائے۔

---

(۱)بحار الانوار ج۴۷ص۱۸۰

۴۔لقمان حکیم نے فرمایا:

((وَلَا تَعْرِفُ اَخَاكَ اِلَّا عِنْدَ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ))(۱)

انسان دوست اور بھائی کو پوری طرح نہیں پہنچان سکتا مگر اس وقت کہ جب اس کی ضرورت ہو ۔ضرورت کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ کون دوست کتنا مخلص ہے.

اپنی زندگی کا راز اپنے دوست کو نہ بتاؤ.

امام صادق -اپنے بعض اصحاب سے فرماتے ہیں

لَا تَطَّلِعْ صَدِيْقَكَ مِنْ سِرِّكَ اِلَّا عَلٰى مَا لَوْ اِطَّلَعَ عَلَيْهِ عَدُوُّكَ لَمْ يَضُرُّكَ فَاِنَّ الصَّدِيْقَ قَدْ يَكُوْنُ عَدُوَّكَ يَوْماً مَا (۲)

اپنے دوست کو زندگی کے رازوں سے آگاہ نہ کرو صرف اتنی مقدار میں اپنے راز بتاؤ کہ اگر تمہارا دشمن بھی سن لے تو تمہیں نقصان نہ

---

(۱) بحارالانوار ج ۷۴ ص ۱۷۸ (۲) بحارالانوار ج ۷۴ ص ۱۷۷

دے سکے۔اس لئے کہ شاید یہی تمہارا دوست ایک دن تمہارا دشمن بن جائے۔

بعض افراد اپنے دوستوں سے بہت ہی مانوس ہو جاتے اور اپنی زندگی کے سارے راز انھیں بتا دیتے ہیں حالانکہ ممکن ہے بعض مسائل کی وجہ سے ان کی دوستی ختم ہو جائے اور دوستی ختم ہو جائے اور دوستی دشمنی میں بدل جائے۔

اب دوست موقع سے فائدہ اٹھاتا ہے جن رازوں سے وہ آگاہ تھا اب وہ لوگوں کے سامنے کہہ دیتا ہے جس سے انسان کی آبرو ختم ہو جاتی ہے۔ وہی دوست آج ذلیل وخوار کر رہا ہے۔لہذا پہلے دوست کو آزمالینا چاہیے افسوس آج کل کچھ جوان لڑکے اور لڑکیاں بڑے ولولہ وجذبہ سے گہرے دوست بن جاتے ہیں۔ایک دوسرے سے راز اگلوانے کے درپے ہوتے ہیں۔انھیں جب کچھ راز ملتے ہیں تو آیندہ کیلئے ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ایک وقت آتا ہے بعض شریف لوگ بد کردار افراد سے سر جھکائے چلتے ہیں۔اس ڈر سے کہ وہ راز

سے واقف ہوتے ہیں.

اچھے دوست کی نشانیاں.

جوان مرد:

دوست کی سب سے پہلی نشانی جوان مردی اور مروت ہے۔ یہ نشانی دوست میں ہونی چاہیے..

۱۔حضرت علی -فرماتے ہیں.

اَوَّلُ الْمُرُوَّةِ طَاعَةُ اللّٰهِ وَآخِرُهَا التَّنَزُّهُ عَنِ الدُّنْیَا(۱)

سب سے پہلی مروت خدا کا اطاعت گزار ہونا اور آخری مروت اپنے آپ کو گناہوں سے پاک ومنزہ کرنا ہے۔

۲۔آپ نے فرمایا

مَنْ لَا دِیْنَ لَهُ مُرُوَّتَ لَهُ(۲)

جس کا دین نہیں اس کی جوان مردی نہیں۔وہ جوان مرد نہیں ہے.

---

(۱)غرر الحکم فصل ۸ (۲)غرر الحکم فصل ۷۷

۳۔حضرت امیرؑ فرماتے ہیں

مَنْ لَامُرُوَّةَ لَهُ لَاهِمَّةَ لَهُ (۱)

اَلْمُرُوَةُ بَرِيَّةٌ مِنَ الْخَناءِ وَالْغَدْرِ)

جوان مرد انسان کی زبان بے حیائی اور فحش سے پاک اور جس کی فکر سے دوسرے دھوکہ وفریب سے محفوظ رہتے ہیں

اچھی راہنمائی.

۱۔حضرت علی - نے فرمایا:

اَخُوكَ فِيْ اللّٰهِ مَنْ هَدٰاكَ اِلَىٰ الرَّشٰادِ . . .)

تیرا دینی بھائی وہ ہے جو تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت کرتے ہیں.

۲۔آپؑ فرماتے ہیں

مَنْ نَصَحَكَ فَقَدْ اَنْجَدَكَ)

---

(۱)غررالحکم فصل ۷۷

جس نے تمہیں نصیحت کی در حقیقت اس نے تیری مدد کی ہے

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

مَنْ بَصَّرَكَ عَيْبَكَ فَقَدْ نَصَحَكَ (۱)

جس نے تمہیں آگاہ کیا، در حقیقت اس نے تمہیں نصیحت کی ہے۔

حضرت علی - نے فرمایا:

مَنْ وَعَظَكَ اَحْسَنَ اِلَيْكَ)

جس نے تمہیں نصیحت کی اس نے تم پر احسان کیا۔

نیز آپؑ نے فرمایا (۳) غرر الحکم فصل ۷۷

مَنْ نَصَحَكَ اَشْفَقَ عَلَيْكَ)

جس نے تمہیں نصیحت ورا ہنمائی کی اس نے تم سے محبت کی۔

آپؑ ہی نے فرمایا۔

---

(۱) غرر الحکم فصل ۷۷

(۲) غرر الحکم فصل ۷۷

مَنْ لَمْ يَنْصَحْكَ فِي صَدِيْقَتِهٖ فَلَا تُعَذِّرْهُ (۱)

جس نے اپنی دوستی میں تمہیں نصیحت نہیں کی، اس کا عذر قبول نہ کرو اور وہ دوستی میں سچا نہیں ہے۔

نصیحت پذیر.

اگر کوئی اپنے دوست کو اچھے کاموں میں نصیحت کرتا ہے تو انسان کا وظیفہ ہے کہ وہ اپنے دوست کی نصیحت قبول کرے۔

ا۔حضرت امیر -فرماتے ہیں

مَنْ قَبِلَ النَّصِيْحَةَ سَلِمَ مِنَ الْفَضِيْحَةِ (۲)

جو شخص دوسری کی نصیحت کو قبول کرتا ہے وہ رسوائی سے نجات پاتا ہے۔

---

(۱)غرر الحکم فصل ۷۷
(۲)غرر الحکم فصل ۷۷

۲۔اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

مَنْ اَقْبَلَ عَلٰی النَّصِیْحِ اَعْرَضَ عَنِ الْقَبِیْحِ (۱)

جس نے کسی کی نصیحت کو قبول کیا در حقیقت اس نے برے کاموں سے دوری کی ہے۔

حضرت علی -فرماتے ہیں:

مِنْ اَکْبَرِ التَّوْفِیْقِ الْاَخْذُ بِالنَّصِیْحَةِ (۲)

انسان کیلئے سب سے بڑی توفیق دوسروں کی نصیحت کو قبول کرنا ہے

ظلم اور گناہ سے بچانے والا۔

اچھے دوست کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ وہ انسان ظلم اور گناہ سے بچالیتا ہے۔ اگر ایک شخص دوسرے پر ظلم کرے تو اس کے دوست کو

---

(۱) غرر الحکم فصل ۷۷

(۲) غرر الحکم فصل ۷۸ ح ۲۳

اسے منع کرنا چاہیے اسی طرح اگر کوئی کسی کا حق چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو دوست کو چاہیے کہ اسے اس سے روکے اور نصیحت کرے

ا۔حضرت علی - نے فرمایا:

...وَ نَهَاكَ عَنِ الْفَسَادِ)

اچھا دوست وہ ہے جو تمہیں فتنہ و فساد سے منع کرے۔

آپؑ نے فرمایا:

الصَّدِيقُ مَنْ كَانَ نَاهِياً عَنِ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ مُعِيناً عَلَىٰ الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ)

دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو ظلم و ستم کرنے سے منع کرے اور نیکی کے کاموں میں مدد کرے

عیب اور غلطیوں کا یاد دلانے والا.

ا۔حضرت علی -فرماتے ہیں:

---

(۱)غرر الحکم فصل ۷۸۔ل۔۲۳ (۲)غرر الحکم فصل ۷۸۔ا۔۲۳

ثَمَرَۃُ الْاُخُوَّۃِ حِفْظُ الْغَیْبِ وَاِھْدَاءُ الْعَیْبِ(۱)

دوستی کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دوست انسان کی عدم موجودگی میں اس کے عیب بیان نہیں کرتا لیکن اس کی موجوگی میں اس کی اصلاح کی خاطر اسے عیب یاد دلاتا ہے۔

اس کے بارے میں امام صادق ؑ فرماتے ہیں: اَحَبُّ اِخْوَانِیْ اِلَیَّ مَنْ اَھْدیٰ اِلَیَّ عُیُوْبِیْ (۲)

میرے بہترین دوست وہ ہیں جو مجھے عیب یاد دلائیں۔

دلسوز وغم خوار

حضرت علی ؑ نے فرمایا:

مَنْ اِھْتَمَّ بِكَ فَھُوَ صَدِیْقُكَ (۳)

تمہارا دوست وہ ہے جو دلسوز اور غمخوار ہو۔

۲۔ ایک مقام پر آپؑ نے فرمایا:

---

(۱) تحف العقول ص ۳۸۵ . (۲) غرر الحکم فصل ۷۷ (۳) غرر الحکم فصل ۷۷

مَن لم مُ یُبَالُ بِكَ فَهُوَ عَدُوٌّكَ (۱)

جو شخص تیری سرنوشت وتقدیر کے بارے میں خیال اور بے تفاوت ہو وہ تیرا دشمن ہے۔

کام آنے والا دوست

۱۔حضرت علی -فرماتے ہیں۔

اَصْدَقُ الْاِخْوانِ مَوَدَّةً اَفْضَلُهُمْ لِاِخْوانِهِ فِیْ السَّرَّاءِ مُسٰاوٰاةً وَفِیْ الضَّرَّاءِ مُوٰاسٰاة(۲)

دوستی میں سب سے سچے وہ افراد ہیں جو فقر وتنگ دستی میں مدد کریں اور دکھ ومصیبت کے وقت کام آئیں۔

فِیْ السَّرَّاءِ وَمُسٰاوٰاة

اگر کسی پر کوئی مصیبت آجائے تو انسان کو اس کی ایسی ہی مدد کرنی چاہیے جیسے وہ اپنے خاندان کی مدد کرتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر خرچ

---

(۱)غرر الحکم فصل ۷۷ (۲)غرر الحکم فصل ۸

کرنا چاہیے۔

اگر کوئی مریض ہو جائے اور ہسپتال میں ہو تو دوسروں کو اس کی ہر قسم کی مدد کرنی چاہیے۔ پیسے کی ضرورت ہو یا گاڑی کی دوست کو ایسے موقع پر مدد کرنی چاہیے۔ البتہ بعض لوگ ایسے موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں کہ انھیں کچھ مل جائے۔ ضرورت نہ بھی ہو تو مانگتے پھرتے ہیں۔ ان کیلئے رقم جمع کرنے کا سنہری موقع مل جاتا ہے۔ ایسے لوگ گداگروں کے زمرے میں آتے ہیں۔

۲۔ مولا امیر ۔ نے فرمایا

لَا یَکُوْنُ الصَّدِیْقُ صَدِیْقاً حَتّٰی یَحْفَظَ اَخَاهُ فِیْ ثَلَاثٍ نِکْبَتِهٖ وَغَیْبَتِهٖ وَ وَفَاتِهٖ

انسان کا حقیقی دوست وہ ہے جو تین مقام پر کام آئے (۱) دکھ ومصیبت میں کام آنے والا (۲) انسان کی عدم موجودگی میں اگر کوئی اس کا گلہ وغیبت کرے تو اس کا دفاع کرنے والا (۳) مرنے کے وقت مدد کرنے والا یعنی اس کیلئے دعا مغفرت کرنے والا۔

جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو.(۱)

ا۔حضرت علی -نے فرمایا:

وَالصَّدِيْقُ مَنْ صَدَقَ غَيْبُهُ)

حقیقی دوست وہ ہے جس کا باطن بھی ظاہر جیسا ہو(۲).

اسی طرح ایک اور مقام پر آپؑ نے فرمایا:

اَلصَّدِيْقُ الصَّدُوْقُ مَنْ نَصَحَكَ فِيْ عَيْبِكَ
وَحَفِظَكَ فِيْ غَيْبِكَ ...)(۳)

تیرا صادق اور سچا دوست وہ ہے جو تیرے عیب وغلطیوں کو دیکھ کر تجھے نصیحت کرے اور تیری عدم موجودگی میں تیری حفاظت کرے اور اگر کوئی تیری سرزنش کرے تو اس کا دفاع کرے۔

دوست کو اپنے آپ پر مقدم کرنا.

ا۔حضرت امیر -فرماتے ہیں.

---

(۱) نہج البلاغہ،قصار۱۴۹ (۲) نہج البلاغہ،نامہ۳۱،فراز۵۹ (۳) غررالحکم فصل ا

اَلصَّدِیْقُ الصَّدُوْقُ ... وَاٰثَرَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ)

سچا دوست وہ ہے جو تجھے اپنے آپ پر مقدم کرے۔یعنی دوست کے منافع وضروریات کواپنے پرمقدم کرے۔(۱)

ایک اور مقام پر آپؑ نے فرمایا:

اَلصَّدِیْقُ مَنْ وَقَاکَ بِنَفْسِہٖ وَاٰثَرَکَ عَلٰی مَالِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَعِرْضِہٖ)

حقیقی دوست وہ ہے جوتم پر جان قربان کرنے والا ہواور تجھے اپنے مال واولاد پرمقدم کرے۔(۲)

دوست کودیکھ کرخدایاد آجاتا ہو۔

ا۔رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا اچھےاور باوفا دوست کون سے ہیں؟

---

(۱)غررالحکم فصل ا

(۲)غررالحکم فصل ا

آپؐ نے فرمایا:

مَنْ ذَکَرَ کُمْ بِاللّٰهِ رُؤْیَتُهٗ وَ زَادَکُمْ فِی عَمَلِکُمْ مِنْطِقُهٗ ...)

بہترین دوست وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدایاد آجاتا ہو۔ جن کی کلام سے انسان کے عمل کی اصلاح ہوتی ہو۔(۱)

۲۔حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے پوچھا۔ ہمیں کن افراد سے دوستی رکھنی چاہیے تو حضرت عیسیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا:

(مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ رُؤیَتُهٗ ...)

اس شخص کو دوست بناؤ کہ جسے دیکھ کر تمھیں خدایاد آجائے (۲)

آخرت کی اصلاح والا

۱۔حضرت محمد ﷺ سے پوچھا گیا. یارسول اللہ:

کون سے بہترین دوست وساتھی ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

بحارالانوار ج۷۴،ص۱۸۶ (۲) بحارالانوار ج۷۴،ص۱۸۹

..(مَنْ ذَكَّرَكُمْ بِالآخِرَةِ عَمَلُهُ)

بہترین ساتھی و دوست وہ ہیں کہ جن کے عمل کو دیکھ کر تمہیں روز قیامت یاد آجائے.(۱)

۲۔حضرت علی - نے فرمایا:

اَخُوكَ فِي اللّٰهِ ... وَاَعَانَكَ عَلىٰ اِصْلاحِ الْمَعَادِ)

تیرا دینی بھائی وہ ہے جو تیری آخرت سنوارنے میں مدد کرے(۲)

۳۔حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا.ہم کن لوگوں کے ساتھ آنا جانا اور دوستی رکھیں؟تو حضرت نے جواب دیا

مَنْ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ)

اس انسان کے ساتھ آنا جانا اور دوستی رکھو جس کے عمل کو دیکھو کہ تمھیں بھی توشہ آخرت کا خیال رہے یعنی تمھیں بھی آخرت میں

---

(۱)بحارالانوار ج۷۴،ص۱۸۶ (۲)غررالحکم فصل ۱

نجات دینے والے اعمال کرنا یاد آجائیں.(۱)

۴۔حضرت علی -فرماتے ہیں۔

اَخُوالْعِزِّ مَنْ تَحَلّٰی بِالطّٰاعَةِ)

عزیز اور پیارے دوست وہ ہے کہ جس کے دل میں اطاعت خداہو. (۲)

پائدار دوستی.

۱۔حضرت علی -نے فرمایا:

(اِخْوانُ الدِّیْنِ اَبْقٰی مَوَدَّةً (۳)

۱۔متدین اور مومن افراد کی دوستی زیادہ پائدار ہوتی ہے.جولوگ انتخاب دوست میں دقت نہیں کرتے اور جن کی دوستی کا معیار دنیا

---

(۱)بحارالانوار ج۷۴،ص۱۸۹

(۲)غررالحکم فصل ۱

(۳)غررالحکم فصل ۱

ہوتا ہے وہ دوستی پائدار نہیں ہوتی۔

۲۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں:

اَخْوانُ الدُّنْیا تَنْقَطِعُ مَوَدَّتُهُمْ بِسُرْعَةِ اِنْقِطاعِ اَسْبابِها)

دنیا پرست انسان کی دوستی صرف اسباب کے ختم ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو شخص دنیا کے سبب اور غرض سے دوستی رکھتا ہے تو صرف مال ختم ہونے سے اس کی دوستی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی دوستی مال کی خاطر تھی۔(۱)

ہم فکر و ہم عقیدہ

حضرت علی ؑ فرماتے ہیں۔

اَلرَّفِیْقُ کَالصَّدِیْقِ فَاخْتِرْهُ مُوافِقاً)

رفیق صدیق کی مانند ہے لہذا اسے ہم فکر ہونا چاہیے اگر دوست ہم فکر ہو تو زندگی میں کئی اختلافات و انحراف پیدا ہو سکتے ہیں۔(۲)

---

(۱) شرح غرر الحکم خوانساری، ج۱، شمارہ ۱۷۹۶ (۲) غرر الحکم فصل ۱ شمارہ ۱۲۲۴

خوشامد اور چاپلوسی سے دوری.

بری عادات میں سے ایک بری عادت چاپلوسی ہے چاپلوس انسان ضعیف انسان ہوتا ہے صرف روٹی پانی کیلئے ہر بندے کی چاپلوسی کرتا ہے .ملازمت کے حصول کیلئے چاپلوسی کرنا یا مطلب کو نکالنے کیلئے انسان کو ایسے شخص کی دوستی سے بچنا چاہیے .

اس کے بارے میں حضرت علی -فرماتے ہیں:

اِنَّمَا یُحِبُّکَ مَنْ لَایَتَمَلَّقُکَ وَیُثْنِیْ عَلَیْکَ مَنْ لَا یُسْمِعُکَ)(۱)

بے شک تمہارا دوست وہ ہے جو چاپلوس نہ ہو اور حقیقی دوست وہ ہے جو تعریف نہ کرے بعض لوگ غلطیوں کی بھی تعریف کرتے ہیں. اور گناہ کرنے پر اسے بہادر سمجھتے ہیں تو نے فلان کو مارا بہت اچھا کیا فلاں آدمی ہمارے گھر کے پاس سے گزرتا ہے اسے پکڑ کر

---

(۱)غررالحکم فصل ۱۵

جوتے ماریں گے۔ایسے مشورے دینے والے افراد دنیا وآخرت کی نابودی کا سبب بنتے ہیں۔

مولا امیر -فرماتے ہیں:

مَنْ مَدَحَكَ فَقَدْ ذَبَحَكَ)

جس نے تیری مدح وثناء کی درحقیقت اس نے اسی تعریف سے تیرا سر قلم کر دیا ہے۔(۱)

ایسے افراد کی تعریف سے لوگوں میں تکبر وغرور آجاتا ہے۔اور راہ راست سے منحرف ہوجاتے ہیں۔بڑے بڑے عہدوں پر فائز افراد کی زندگی اسی چاپلوسی نے خراب کی ہے۔لہذا حقیقی دوست وہ ہے جس میں چاپلوسی نہ ہو۔

ہاں اسلام میں تشویق وترغیب اپنی جگہ محفوظ ہے۔

غرر الحکم فصل ۷۷

برے دوست کی نشانیاں.

اچھے دوست کی نشانیاں مولا علی - کے کلام کی روشنی میں بیان ہوچکی ہیں اب برے دوست کی نشانیاں یہ ہیں.

جاہل واحمق

۱۔حضرت نے فرمایا:

اِحْذَرْ مُجالِسَةَ الْجاهِلِ کَما تَأْمَنُ مِنْ مُصاحِبَةِ الْعاقِلِ)

عاقل دوست کی محفل مفید ہوتی ہے اور انسان کو سکون ملتا ہے .لہذا جاہل کی دوستی سے کنارہ کشی کرو(۱)

۲۔ایک مقام پر آپؑ نے فرمایا:

بِئْسَ الْقَرِیْنُ الْجَهُوْلُ)

انسان کا جاہل و نادان دوست بہت ہی بد ہوتا ہے .(۲)

---

(۱)غرر الحکم فصل ۲ (۲)غرر الحکم فصل ۲۰

۳۔نیز آپ نے فرمایا:

مِنْ عَدَمِ الْعُقْلِ مُصٰاحِبَةُ ذَوِی الْجُهْلِ)

جس انسان کی دوستی جاہلوں سے ہوگی وہ کم عقل ہوگا.(۱).

۴۔آپ مزید فرماتے ہیں:

اِحْذَرِ الاَحْمَقَ فَاِنَّ مُدٰارٰاتَهُ تُعْيِبُكَ وَ مُوٰافَقَتَهُ تُرْدِيْكَ وَمُخٰالِفَتَهُ تُؤْذِيْكَ وَمُصٰاحَبَتَهُ وَبٰالُ عَلَيْكَ)

احمق انسان سے بچو کیونکہ اس کی محفل تمہیں معیوب بنائے گی اس کی موافقت تمہیں نابود کرے گی .اس کی مخالفت سے تمہیں اذیت وآزار ہوگی اس کی رفاقت سے تم بد بخت اور گمراہ ہونگے (۲)

۵۔نیز آپؑ نے فرمایا:

اِيّٰاكَ وَمُصٰادَقَةَ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ)

غرر الحکم فصل ۸ ۷(۲) غرر الحکم فصل ۴

احمق دوست کی دوستی سے بچو کیونکہ جب وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو تیرا نقصان ہوگا. احمق سمجھتا ہے کہ یہ میرے دوست کیلئے فائدہ ہے. حالانکہ وہ ضرر پہنچاتا ہے(۱).

۶۔ مولا کائنات فرماتے ہیں

اِيَّاكَ وَمَوَدَّةَ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهُ يَضُرُّكَ مِنْ حَيْثُ يَرٰى اَنَّهُ يَنْفَعُكَ وَيَسُوْئُكَ وَهُوَ يَرٰى يَسُرُّكَ

بے وقوف اور احمق دوست کی دوستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تمہیں ضرر و نقصان دے گا. حالانکہ یہ نقصان ہے. لیکن وہ نفع سمجھتا ہے. وہ تیرے ساتھ بدی و ظلم کرے گا. لیکن یہ سمجھے گا کہ میں نے دوست کو خوشحال کیا ہے. (۲)

بعض احمق دوست نفع اور نقصان کا فرق نہیں سمجھتے. بدی اور نیکی میں فرق نہیں رکھتے. نقصان کو نفع اور بدی کو نیکی سمجھتے ہیں.

---

(۱) غرر الحکم فصل ۵ (۲) غرر الحکم فصل ۵

حسود و حاسد.

۱۔حضرت علی -نے فرمایا:

بِئْسَ الرَّفِيْقُ الْحَسُوْدُ)

حاسد دوست بہت ہی برا دوست ہے .(۱)

۲۔نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَاسِدُ يُظْهِرُ وَدَّهُ فِي اَقْوَالِهِ وَيُخْفِيْ بُغْضَهُ فِي اَفْعَالِهِ فَلَهُ اِسْمُ الصَّدِيْقَ وَصِفَةُ الْعَدُوِّ)

حاسد دوست اپنی دوستی کا الفاظ وکلمات میں اظہار کرتا ہے اور بغض اور کینہ اپنے معاملات اور کاموں میں پنہان رکھتا ہے .ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوتا ہے .(۲)

حسد ایک بدترین روحانی مرض ہے.حاسد ہمیشہ دوست کو حقیر کرنے کی کوشش کرتا ہے.کبھی غیبت کرے گا.یا تہمت و مذاق کے ذریعے حقارت کا اظہار کرے گا.حاسد ان چیزوں سے اپنی حسادت شروع

(۱)غرر الحکم فصل ۲۰ (۲)غرر الحکم فصل ۱

کرتا ہے۔ جب بہت زیادہ حاسد ہو تو اگر کوئی دوسرا شخص اس سے حسد کرے تو اسے قتل کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کیا تھا۔(۱) حضرت یوسف کے بھائیوں نے حسد ہی کی وجہ سے اسے کنویں میں ڈال دیا تھا۲)
آخر یہ نوبت آتی ہے کہ اگر وہ اپنے مخالف کو قتل نہ کر سکے تو اپنے آپ کو قتل کر دیتا ہے۔(۳) یہ ہے حسد کا نتیجہ لہذا حاسد دوست ظاہراً دوست ہوتا ہے لیکن باطن میں دشمن۔

۳۔مولاؑ فرماتے ہیں:

اَلْحَسَدُ شَرُّ الْاَمْرَاضِ

حسد بدترین بیماری ہے۔(۴)

۴۔نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَسَدُ يُذِيْبُ الْجَسَدَ (۵)

---

(۱)سورہ مائدہ/۳۲۔۲۷(۲)سورہ یوسف۔(۳)سورہ انفال۳۲(۴)غرر الحکم فصل ۱(۵)غرر الحکم فصل ۱

حسادت حاسد کے بدن پگھلا کر پانی میں تبدیل کر دیتی ہے. بدن پانی پانی ہو جاتا ہے.

ایک مقام پر آپؑ نے فرمایا:

ثَمَرَۃُ الْحَسَدِ شِقَاءُ الدُّنْيَا وَالآخِرَۃِ (۱)

حسادت کا نتیجہ دنیا و آخرت کی شقاوت ہے.

حسادت کا علاج:

علماء اخلاق حسادت کے علاج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حاسد کو پہلے اپنے مخالف کی صفات اور خوبیاں بیان کرنا چاہیے. نماز کے وقت دعا کرنی چاہیے. اس طرح آہستہ آہستہ حسادت ختم ہو جاتی ہے۔

فاسق و فاجر.

غرر الحکم فصل ۲۳ شمارہ ۴۴

۱۔حضرت علی -فرماتے ہیں:

إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفُسَّاقِ فَإِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ يَلْحَقُ(۱)

فاسق اور بدکار دوستوں سے بچو۔ کیونکہ برے کام میں قدم بہ قدم رہے گا۔ فاسق دوست کے اثرات نیک آدمی تاثیر گزار ہوتے ہیں لہذا اس سے بچنا چاہیے۔

۲۔نیز آپؑ نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَإِنَّهُ يَبِيعُ مُصَادِقَةَ بِالتَّافِهِ(۲) الْمُحْتَقَرِ

بدکار اور فاسق دوست کی دوستی سے پرہیز کرو کیونکہ وہ دوستی کو ایک حقیر اور ادنی چیز کے بدلے بیچ ڈالے گا۔ جہاں اس کا فائدہ ہو وہاں دوستی کی پرواہ نہیں کرتا (۳)۔

---

(۱)غررالحکم فصل ۵ (۲)التافہ:الحقیر الخسیس؛ بحارالانوار، ج۶ ص ۳۱۰

(۳)غررالحکم فصل ۵

شرارتی دوست

ا۔مولا نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَمُعَاشَرَةَ الْاَشْرَارِ فَاِنَّهُمْ كَالنَّارِ مُبَاشَرَتُهَا تُحْرِقُ

شریر دوست کی دوستی سے بچو کیونکہ وہ آگ کی مانند ہیں اور ان کا میل جول انسان کو جلا دیتا ہے۔(۱)

۲۔نیز آپؑ نے فرمایا:

(مَنْ صَحِبَ الْاَشْرَارِ لَمْ يَسْلِمْ

جو شخص شریر انسان کا دوست بنے وہ سالم نہ رہے گا۔(۲)

۳۔حضرت علی -فرماتے ہیں:

مِنْ سُوْءِ الْاِخْتِيَارِ صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ

برے اور شریر لوگوں کو دوست بنانا بہت برا انتخاب ہے۔(۳)

---

(۱)غرر الحکم فصل ۵(۲)غرر الحکم فصل ۷۷
(۳)غرر الحکم فصل ۷۸

نیز آپؑ نے فرمایا۔

مُجالِسَۃُ الْاَشْرارِ تُوْجِبُ التَّلَفَ)

شریر اور بدکار کی محفل انسان کو نابود کر دیتی ہے ۔(۱)

بخیل و کنجوس

ا۔حضرت علی -نے فرمایا:

اِیَّاكَ وَمُصادَقَۃَ الْبَخِیْلِ فَاِنَّہُ یَقْعُدُ عَنْكَ اَحْوَجُ

ماتَکُوْنُ اِلَیْہِ) (۲)

بخیل اور کنجوس کی صحبت سے بچو کیونکہ جب تمہیں اس کی ضرورت ہوگی تو وہ آپ سے پریشانیوں کا اظہار کرے گا۔یعنی اگر تمہیں پیسے کی ضرورت ہوتو فقیر بن جاتا ہے۔جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتو وہ پہلے سے آپنے آپ کو نیازمند ومحتاج ظاہر کرے گا۔

---

(۱)غرر الحکم فصل ۸۰ (۲)غرر الحکم فصل ۵

جھوٹا

۱۔مولا امیرؑ فرماتے:

إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يُقَرِّبُ عَلَيْكَ الْبَعِيدَ وَيُبَعِّدُ عَلَيْكَ الْقَرِيبَ (۱)

زیادہ جھوٹ بولنے والے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمہیں دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور دکھائے گا۔

۲۔اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

(الْكَذَّابُ وَالْمَيِّتُ سَوَاءٌ فَإِنَّ فَضِيلَةَ الْحَيِّ عَلَى الْمَيِّتِ الثِّقَةُ بِهِ ، فَإِذَا لَمْ يُوثَقْ بِكَلَامِهِ بَطَلَتْ حَيَاتُهُ)(۲)

جھوٹا انسان مردہ کے برابر ہے کیونکہ زندہ شخص کا مردہ پر یہ امتیاز ہے کہ لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ جب زندہ فرد پر جھوٹ کی وجہ سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی بیہودہ ہو جائے گی۔

---

(۱)غرر الحکم فصل ۵ (۲)غرر الحکم فصل ا

عیب نکالنے والا.

حضرت فرماتے ہیں:

اِیَّاكَ وَصُحْبَةَ مَنْ الْهٰاكَ وَاَغْرَاكَ فِاِنَّهُ یَخْذُلُكَ وَیُوْبِقُكَ) (۱)

ایسے افراد کی دوستی سے بچو جو ہمیشہ عیب کی تلاش میں ہوتے ہیں کیونکہ ایسے افراد سے انسان سالم نہیں رہ سکتا۔

حیلے گر.

حضرت علی -فرماتے ہیں:

(اِیَّاكَ وَمُعَاشِرَةَ مُتَتَبِعی عُیُوْبِ النَّاسِ فِاِنَّهُ لَمْ یَسْلَمْ مُصَاحِبُهُمْ مِنْهُمْ) (۲)

جو شخص لوگوں کا مذاق اڑائے اور دھوکہ دے، اس کی دوستی سے بچو. کیونکہ ایسا انسان تمہیں نابودی و ذلیل وخواری کی طرف لے

غرر الحکم فصل ۵

جائے گا۔یعنی تم نابود ہو جاؤں گےاور ذلیل وخوار ہو کر رہ جاؤں گے

اہم نکات۔

۱۔ہر انسان کی پہچان اور شناخت اس کے دوست سے ہوتی ہے۔

دوست کا انتخاب بہت ہی اہم مسئلہ ہے جس طرف ہر انسان کو توجہ کرنی چاہیے۔اگر کسی کا دوست ایمان اور اخلاق کے لحاظ سے ضعیف ہےتو اسے اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔اگر اصلاح ممکن نہ ہوتو اس سے کنارہ کشی کرلینا بہتر ہے۔بعض اوقات ایک فرد خود نیک ہوتا ہےلیکن اس کا میل جول برے لوگوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے معاشرہ کی بدنامی کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں ایک لڑکی یا لڑکے کا کردار اس کے دوست سے معلوم ہوتا ہے۔ہمارے معاشرے میں بہت سے جوان اپنی تعلیم میں ناکام رہے ہیں۔اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انھیں اچھے دوست نہیں ملے

بہت سے افراد ایسے ملتے ہیں جو زندگی میں ناکام رہے اور آخر میں جب ان سے سوال کیا کہ تم تمہاری ناکامی کی وجہ کیا ہے تو اکثر یہی جواب دیں گے کہ ہمیں اچھے دوست نصیب نہیں ہوئے۔

حضرت علی - فرماتے ہیں:

مُجالَسَةُ الْاَشْرارِ تُورِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیارِ (۱)

شریر اور بدکار انسان سے میل جول کی وجہ سے اچھے افراد بدبینی کا سبب بن جاتے ہیں۔

امام صادق - نے فرمایا:

(مَنْ رَایٰ اَخاہُ عَلٰی اَمْرٍ یَکْرَھُہُ فَلَمْ یَرُدُّہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ فَقَدْ خانَہُ، وَمَنْ لَمْ یَجْتَنِبْ مُصادَقَةَ الْاَحْمَقِ اَوْشَکَ اَنْ یَتَخَلَّقَ بِاَخْلاقِہِ (۲)

بحارالانوار، ج ۷۴، ص ۱۹۱.

بحارالانوار، ج ۷۴، ص ۱۹۰

اگر ایک شخص اپنے دوست کو برے کاموں میں دیکھتا ہے اور وعظ ونصیحت کی قدرت رکھنے کے باوجود منع نہیں کرتا تو گویا اس نے اپنے دوست سے خیانت کی اور اگر ایک احمق دوست کی دوستی سے کنارہ نہیں کیا تو ایک دن یہ بھی متاثر ہوگا۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ (۱)

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے .پس احتیاط کرنا کہ کسے دوست بنا رہے ہو۔

۲۔خوش باوری سے دوری۔

بعض نیک افراد کے دل پاک ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا نیک تصور کرتے ہیں ۔لہذا جلد ہی ان پر اعتماد کر لیتے ہیں لیکن ان کا باطن کچھ اور ہوتا ہے جس سے وہ نیک لوگ دھوکہ کھا

بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۱۹۲

جاتے ہیں۔

کچھ لوگ ظاہراً بڑے نیک نظر آتے ہیں اور معاشرے میں نیک افراد سے میل جول رکھ لیتے ہیں۔ چونکہ ان کا باطن ناپاک ہوتا ہے لہذا ایک نیک افراد کو آلودہ کر دیتے ہیں ۔لہذا ہمارے جوانوں کو ایسے افراد کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

اس کے بارے میں حضرت علی ؑفرماتے ہیں۔

(اَعْظَمُ الْجَهْلِ ... الثِّقَةُ بِالْغَادِرِ)[1]

سب سے بڑی جہالت اور نادانی یہ ہے کہ انسان ایک مکار و حیلےگر شخص ہے۔

دوستوں کی اقسام

امام صادق ؑفرماتے ہیں:

غرر الحکم، فصل ۸، شمارہ ۵۳۳

(اِنَّ الَّذِیْنَ تَراھُمْ لَکَ اَصْدِقَاءُ اِذا بَلَوْتَھُمْ وَجَدْتَھُمْ عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ کَالْاَسَدِ فِی عِظَمِ الْاَکْلِ وَشِدَّةِ الصَّوْلَةِ ، وَمِنْھُمْ کَالذِئْبِ فِیْ الْمَضَرَّةِ ، وَمِنْھُمْ کَالْکَلْبِ فِیْ الْبَصْبَصَةِ ، وَمِنْھُمْ کَالثَّعْلَبِ فِیْ الرَّوَغَانِ وَالسَّرَقَةِ ، صُوَرَھِمْ مُخْتَلِفَةٌ وَالْحِرْفَةُ وَاحِدَةٌ ، مٰا تَصْنَعُ غَداً اِذاَ تَرَکْتَ فَرْداً وَحِیْداً لَا اَھْلُ لَکَ وَلاَ وَلَدُ اِلَّا اللّٰہَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

جو تمہیں اپنے اردگرد بہت سے دوست اور رفیق نظر آرہے ہیں جب ان کا امتحان کروگے تو ان کی قسمیں ہوں گی۔

ا۔ بعض دوست شیر کی مانند ہے جس طرح شیر اپنا پیٹ بھرنے کے درپے ہوتا ہے اور ہر قسم کا شکار کرلیتا ہے تاکہ اس کا پیٹ بھرا رہے کچھ دوست بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۲۔ کچھ دوست بھیڑیے جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے افراد بھیڑیے کی مانند دوستوں کو ضرر اور نقصان پہنچاتے ہیں۔

۳۔ کچھ دوست کتے کی طرح ہوتے ہیں۔ کتوں کی طرح اپنی دم ہلانے اور چاپلوسی کے ذریعے کچھ لینے کے چکر میں ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض دوست لومڑی کی مانند ہیں کہ اپنے دوستوں سے کسی نہ کسی بہانے سے کچھ حاصل کرنے کیلئے گھومتے ہیں

معاشرے میں شیر، بھیڑیے، کتے اور لومڑی جیسے جانوروں کا کردار ادا کرتے ہیں .ان کی شکلیں مختلف ہیں لیکن ان کا ھدف ایک ہی ہے۔

پس اے انسان جان لے !ایک دن قیامت میں حساب ہوگا .قبر سے گزر کر جانا ہے۔جس دن کوئی چیز کام نہ آئے گی نہ مال نہ اولاد۔

اس دن صرف خداوند عالم کی ذات ہی پناہ گاہ ہوگی حشر نشر ہوگا. صرف نیک کام آئیں گے۔خداوند عالم ہمیں ان برائیوں سے

---

(۱) بحار الانوار، ج۷۴ص۱۷۹

بچائے۔آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ

دوست اور دوستی آیات

اھل بیت سے دوستی: قل ل اسئلکم علیہ ارا الا المودۃ فی القربی (شوری۔۲۳)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرا اقربا (اھل بیت) سے محبت کرو۔

یہودی و عیسائی کو دوست نہ بناؤ یا ایھا الذین امنوا لاتتخذوا الیھو دو النصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم (مائدہ۔۵۱)

ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ کہ یہ خود آپس ہیں ایک دوسرے کے دوست نہیں اور تم میں جو کوئی انہیں دوست بنائے گا تو انہیں میں شمار ہوگا

متقی لوگوں کو دوست بناؤ: الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو اللہ المتقین

آج کے دن صاحبان تقوی کے علاوہ تمام دوست اک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

اس دشمنی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی جھگڑا شروع ہو جائے گا بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی کس کے کام آنے والا نہیں ہے۔اور ایک دوسرے سے بھاگ رہا ہو گا کہ کہیں کسی ہمدردی کا مطالبہ نہ کر دے ظاہر ہے کہ اھل دنیا، حب دنیا میں کسی کے کام نہیں آتے ہیں اور صرف انہیں غرض کے بندے ہوتے ہیں تو آخرت میں کون کس کے کام آئے گا یہ کام تو صرف صاحبان تقوی کا ہے جھنوں نے زندگی میں بھی حقوق انسانی و ایمانی کا لحاظ رکھا ہے اور آخرت میں بھی اپنے ساتھیوں کی بخشش کا خیال رکھیں گے اور موقع ملے گا تو شفاعت اور سفارش بھی کریں گے

روایات

دوست سے مذاق اور جھگڑا نہ کرو

قال الصادق: اذا اردت ان یعفو لک وداخیک فلا تمازحنہ ولا تمارینہ

(یکصد و پنجاہ موضوع ص ۳۴۳)
اگر تم چاہتے ہو کہ ماندگار اور ہمیشہ دوستی رہے تو اپنے دوست سے مذاق اور جھگڑا نہ کرو.
قدیمی دوست کا انتخاب
قال علی ؑ اختر من کل شی جدیدہ ومن الا
خوان اقدمھم
تمام اشیاء میں سے نئی چیز کا انتخاب کرو لیکن دوستوں میں سے قدیمی دوست کو منتخب کرو
دوست سے نام ونسب پوچھو! قال رسول اللہ :اذا کارحکم رجلافلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وقبیلتہ ومنزلہ فانہ من وبحق وصافی الاخاء
جب تم کسی کو دوست بناتے ہو تو اس کا نام ،اس کے باپ نام اور قوم وقبیلہ کا نام پوچھو.
دوست کا احترام: من اتاہ اخوہ المسلم فاکرمہ فانما اکرم اللہ عزوجل
جو شخص اپنے آئے ہوئے مومن بھائی کی خدمت کرتا ہے تو گویا اس

نے خدا کا اکرام کیا.

اھل بیت کی سیرت یہ تھی کہ اگر گھر پر کوئی دشمن بھی آجاتا تو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے اور اچھا برتاؤ کرتے تھے.

حضرت سجادؑ :امام نے ایک شخص سے پوچھا کہا: تمہارے دوستوں میں سے کوئی حاجت مند دوست آئے اور وہ اجازت کے بغیر تمہارے جہت میں سے ضرورت کے مطابق نکال لے؟

شخص نے جواب دیا: نہیں .امام ے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور بھائی نہیں ہو

خوش وغم میں شریک

اصدق الاخوان مودۃ افضلھم لاخوانہ فی اسراء والضراء مواساۃ (غرر الحکم ج ۲) از لحاظ محبت، دوستوں میں سے سب سے زیادہ سچے ہیں جوان میں سے اپنے دوست کیلئے خوش اور پریشانی میں سب سے زیادہ ساتھ دینے والے ہیں.

والسلام

بلال حسین جعفری